وقت جب پوری قوم الیکشن کے ساتھ ساتھ اپنے مذہبی تہوار کرسمس کو پورے جذبے اور شان و شوکت سے منانے میں ہمہ تن مصروف ہے۔ یہ احتجاج بہت پہلے کرنا چاہیے تھا مگر وہ اب کر رہے ہیں۔ (روزنامہ پاکستان' لاہور۔ ۲۴ دسمبر ۱۹۹۱ء) ۲۵ دسمبر کو تقریباً ۴ بجے جے۔ سالک کو گرفتار کر لیا گیا۔

پاکستان کرسچن کانگرس کے صدر جناب ناظر ایس۔ بھٹی نے واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ "جے۔ سالک نے مقدس صلیب کو استعمال کر کے مسیحی تعلیمات اور ان کے تقدس کی توہین کی ہے۔" (روزنامہ جنگ' کراچی۔ ۲۸ دسمبر ۱۹۹۱ء) انہوں نے مزید کہا کہ وہ سالک کے خلاف مقدمہ درج کرائیں گے۔ اسی طرح کرنل ایل۔ کے ٹریسلر نے کہا کہ "کرسمس کے موقع پر جعلی طور پر مصلوب ہونا دین عیسائیت کا مذاق اڑانے کی کوشش ہے اور جے۔ سالک نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقابلہ کرنے کی کوشش کی ہے جو کفر ہے۔" (روزنامہ جسارت' کراچی۔ ۲۸ دسمبر ۱۹۹۱ء)

جے۔ سالک کا احتجاج اور مسلسل احتجاج

اقلیتی رکن قومی اسمبلی جے۔ سالک ۲۸ دسمبر ۱۹۹۱ء کو پنجاب میں بلدیاتی انتخابات کے انعقاد کے خلاف بطور احتجاج مصلوب ہوئے۔ حکومت پنجاب نے انہیں گرفتار کر لیا اور بعد میں رہا کر دیا۔ انتخابات ہو گئے۔ اقلیتی نمائندوں نے بھی بلدیاتی نشستیں سنبھال لیں ہیں مگر احتجاج اور پریس کانفرنسوں کا سلسلہ جاری ہے۔ پاکستان نیشنل کرسچن پارٹی کے سیکرٹری جنرل جناب جوزف فرانسس نے "۲۵ دسمبر کو کرسمس کے موقع پر صلیب کی بے حرمتی کرنے' اقلیتوں کے مذہبی جذبات مجروح کرنے اور مسیحیوں کو بھنگی اور کمینہ کہہ کر ان کی تذلیل" کرنے پر اسسٹنٹ کمشنر لاہور کینٹ' ایس۔ پی' لاہور کینٹ اور وزیراعلیٰ پنجاب کے خلاف مقدمہ درج کرنے کی درخواست کی ہے۔ (روزنامہ مساوات' لاہور۔ ۱۲ جنوری ۱۹۹۲ء)

خود جناب جے۔ سالک نے دوبارہ ٹاٹ کا لباس پہن لیا ہے جو انہوں نے تقریباً" ایک سال پہلے قومی اسمبلی میں تلاوت قرآن سے کارروائی کا آغاز کرنے پر چھوڑ دیا تھا۔ انہوں نے پریس کو بتایا ہے کہ وہ "آئندہ قومی اسمبلی کے اجلاس میں سر میں راکھ ڈال کر ننگے پاؤں حکومت کے ظلم و تشدد

کے خلاف بطور احتجاج شامل ہوں گے اور اسی طرح قومی اسمبلی کے اجلاسوں میں جاتے رہیں گے تاوقتیکہ حکومت جھوٹ اور نفرت پھیلانے والوں کے خلاف کوئی بل پارلیمنٹ میں پیش نہ کرے"

(روزنامہ مساوات' لاہور۔ ۱۲ جنوری ۱۹۹۲ء)

حکومت اقلیتوں کے مسائل حل کرنے میں مخلص ہے۔ پیٹر جان سہوترا

وزیر مملکت برائے اقلیتی امور جناب پیٹر جان سہوترا نے کرسچن ویلفیئر آرگنائزیشن کے زیراہتمام منعقدہ تقریب (راولپنڈی: ۱۰ دسمبر ۱۹۹۱ء) سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ "موجودہ حکومت تمام لوگوں کو ساتھ لے کر چلنا چاہتی ہے اور لوگوں کی سوچ کو مثبت طور پر بدلنا چاہتی ہے۔ خصوصاً" اقلیتوں کے مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر حل کرنے میں مخلص ہے۔" (روزنامہ نوائے وقت' راولپنڈی۔ ۱۱ دسمبر ۱۹۹۱ء)

"کرسچن لبریشن فرنٹ" کا جلسہ عام

خوشپور چک ۱۵ گ۔ ب (ضلع فیصل آباد) میں کرسچن لبریشن فرنٹ نے مرکزی صدر کلیمنٹ شہباز کی صدارت میں جلسہ عام کا اہتمام کیا۔ جلسے سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے اس امر پر زور دیا کہ کرسچن فرنٹ "وہ واحد انقلابی جماعت ہے جو تمام مسیحیوں کے حقوق کے لیے جدوجہد کر رہی ہے۔ نیز ہمیں تعصب کے خاتمے کے لیے اتحاد کرنا ہو گا اور ہمیں پاکستان میں قومی حیثیت سے ابھرنا ہو گا۔"

فرنٹ کے صدر نے کہا کہ "کرسچن لبریشن فرنٹ پاکستان سے ایسے تمام کالے قوانین کی منسوخی چاہتا ہے جس نے مسیحیوں کو دوسرے درجے کا شہری قرار دے دیا ہے۔ ہم شریعت بل اور حدود آرڈیننس جیسے کالے قوانین کو بالکل تسلیم نہیں کرتے۔" (پندرہ روزہ کاتھولک نقیب' لاہور۔ یکم تا ۱۵ دسمبر ۱۹۹۱ء' ص ۲۳)